حکیم الاُمت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی ترمیم کے مطابق،

مُعنوَن، مُحشّٰی اور تسہیل شدہ نُسخہ

حِفظُ الاِیمان

عَنِ الزَّیغ وَالطُّغیَان

سجدۂ تعظیمی، غیر کعبۃ اللہ کے طواف اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

پر اطلاقِ عالم الغیب کے بارے میں مُفصّل اور مُدلّل بیان

بَسطُ البَنَان لِکَفِّ الِّلسَان عَن کَاتِبِ حِفظِ الاِیمَان

مَعَہٗ

تغییرُ العُنوان فی بعضِ عِباراتِ حِفظِ الاِیمان

مُصنّفہ

حکیم الاُمّۃ مُجدِّدُ المِلّۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ترتیب و تقدیم

فخرِ اہلسنت حضرت مولانا قاری عبد الرشید رحمۃ اللہ

سابق استاد حدیث و تفسیر جامعہ مدنیہ لاہور۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کی ترمیم کے مطابق،
معنون، محشی اور تسہیل شدہ نسخہ

حفظ الایمان

عن الزیغ و الطغیان

سجدۂ تعظیمی، غیر کعبۃ اللہ کے طواف اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
پر اطلاقِ "عالم الغیب" کے بارے میں مفصل اور مدلل بیان

معہ



بسط البنان
لکفِّ اللسان
عن کاتبِ حفظ الایمان

تغییر العنوان
فی بعض
عبارات حفظ الایمان

مصنفہ

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ترتیب و تقدیم

فخر اہل سنت حضرت مولانا قاری عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ
استاذ حدیث و تفسیر جامعہ مدنیہ لاہور

ناشر
انجمن ارشاد المسلمین
لاہور

سلسلۂ مطبوعات : ۱۱

نام کتاب : (۱) حفظ الایمان عن فزیغ والطغیان ، معہ
(۲) بسط البنان لکف اللسان عن کاتب حفظ الایمان ، و
(۳) تغییر العنوان فی بعض عبارات حفظ الایمان ،

مصنف :- حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ

کل صفحات :- ۱۲۸

طبع :- اوّل (عنوانات ، مقدمہ اور سوانح مصنف کے ساتھ)

تاریخ طباعت شوال المکرم ۱۴۰۰ھ ، ستمبر ۱۹۸۰ء

پریس :- شرکت پریس لاہور

ناشر :- انجمن ارشاد المسلمین لاہور پاکستان

تعداد :- دو ہزار

قیمت :- اعلیٰ ایڈیشن مجلد ۱۵/۰ : ادنیٰ ایڈیشن مجلد ۹/۰

کتابت :- سیف اللہ خالد خوشنویس ساہیوال

ملنے کے پتے

۱ : سبحانی اکیڈمی : ۱۹ اردو بازار ، لاہور

۲ : مدرسہ عربیہ حفظ القرآن ، سرکلر روڈ کہروڑ پکا ، ضلع ملتان

۳ : امام اعظم ابوحنیفہ اکیڈمی ، فقیروالی ، ضلع بہاولنگر

۴ : مکتبہ رشیدیہ ، غلہ منڈی ، ساہیوال

۵ : کتب خانہ مجیدیہ ، بیرون بوہڑ گیٹ ، ملتان

ادۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ

بسط البنان

لِكَفِّ اللِّسان

عَن كاتبِ حِفظِ الإيمان

مُصَنِّفَہ

حکیم الامّۃ مجدّد الملّۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ
المتوفی ١٣٦٢ھ/١٩٤٣ء

ناشر
انجمن ارشاد المسلمین
٦۔ بی ، شاداب کالونی : حمید نظامی روڈ ، لاہور

خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا۔ لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گزرا۔

۲ : میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا چنانچہ اخیر میں عرض کروں گا۔

۳ : جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گزرا جیسا کہ اوپر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتی ہے۔

۴ : جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

عبارتِ حفظ الایمان کی توضیح

یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا اب آخر میں اس جواب کی تتمیم کے لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ حفظ الایمان کی اس عبارت کی مزید توضیح کروں جس کی بنا پر یہ تہمت مجھ پر لگائی گئی ہے گو کہ وہ خود بھی بالکل واضح ہے......

اول میں نے دعوےٰ کیا ہے کہ علمِ غیب جو بلا واسطہ ہو وہ تو خاص ہے حق تعالےٰ کے ساتھ۔ اور جو بواسطہ ہو وہ مخلوق کے لئے ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے مخلوق کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔ اور اس دعوےٰ پر دو دلیلیں قائم کی ہیں۔ وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اس لفظ سے شروع ہوئی ہے۔ " پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر" مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا (یعنی) محض اس بنا پر کہ آپ کو علومِ غیبیہ بواسطہ حاصل ہیں اگر آپ کو عالم الغیب کہنا صحیح ہو تو اس سے اگر کل علوم غیر متناہیہ مراد ہوں تو وہ نقلاً و عقلاً محال ہے۔ اور اگر بعض علوم مراد ہوں گو وہ ایک ہی چیز کا علم ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجہ کی ہو تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید، عمرو وغیرہ کے لئے بھی حاصل ہے۔

لے غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر بچے کو اور ہر پاگل کو بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے:

ﮯ ملاحظہ ہو حاشیہ بالا نمبر ۱۔

تو لفظ " ایسا " کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے - الخ نعوذ باللہ منہا - بلکہ مراد اس لفظ " ایسا " سے وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی - یعنی مطلق بعض علم گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ درجہ ہی کی ہو - کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے ، بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے - وہو قولہٗ

" کیوں کہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے "

پس اگر زید ہر مخفی ادنے چیز کے علم حاصل ہونے کو بھی عالم الغیب کے اطلاق کے صحیح ہونے کا سبب بتلاتا ہے تو زید کو چاہیئے کہ ان سب کو عالم الغیب کہا کرے کیوں کہ ان کو بھی بعض مخفی چیزیں معلوم ہیں خود اس عبارت میں سرسری نظر کرنے سے یہ مطلب واضح ہو رہا ہے - پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت میں تصریح ہے کہ نبوت کے لئے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو تمامہا حاصل ہو گئے تھے ، انصاف شرط ہے جو شخص آپ کو جمیع علوم عالیہ شریفہ متعلقہ نبوت کا جامع کہہ رہا ہے کیا وہ نعوذ باللہ زید و عمرو و صبی و مجنون و حیوانات کے علم کو مماثل آپ کے علم کے بتلا دے گا ؟ کیا زید و عمرو وغیرہ کو یہ علوم حاصل ہیں ؟ یہ علوم تو آپ کے مثل دوسرے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں -

اس تقریر سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ عبارت مذکورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے مشابہ معاذ اللہ علم زید و عمرو کو نہیں کیا گیا - اور لفظ " ایسا " ہمیشہ تشبیہ کے لئے نہیں آتا بلغاء ، اہل لسان اپنے محاورات فصیحہ میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایسا قادر ہے مثلاً ، تو کیا یہاں خدا تعالےٰ کے قادر ہونے کو دوسرے کے قادر ہونے سے تشبیہ دینا مقصود ہے ؟ ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں -

بلکہ اس شق پر جو محذور لازم کیا گیا اس میں غور کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مشابہت کی نفی کی گئی ہے چنانچہ بعض مطلق علوم غیبیہ کے مراد لینے پر یہ خرابی بتلائی ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے الخ یعنی اس صورت میں آپ کی تخصیص نہ رہے گی بلکہ زید ، عمرو وغیرہ بھی اس صفت میں آپ کے شریک و مشابہ ہو جاویں گے ، حالانکہ آپ کی صفات خاصہ کمالیہ میں کوئی آپ کا شریک و مشابہ نہیں ہے - اس لئے یہ شق باطل ہوئی -

اور اگر بزعم معترض تشبیہ کے لئے بھی ہو تب بھی علم زید و عمرو وغیرہ کو علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشبیہ نہیں دی گئی بلکہ (یہ تشبیہ) مطلق بعض علوم سے ہے) جس کا اوپر ذکر ہے۔

بلکہ بفرض محال اگر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تشبیہ ہوتی تب بھی من کل الوجوہ نہ ہوتی بلکہ صرف اتنے امر میں کہ جس طرح (بقول زید) مطلق بعض غیوب کا حصول آپ کے لئے علت ہو گیا اطلاق عالم الغیب کے لئے۔ (اسی طرح دوسروں کے لئے مطلق بعض غیوب کا حصول نسیہ علت بن جانے کا ان پر اطلاق عالم الغیب کے لئے) اگرچہ یہ دونوں بعض متغائر ہوں ایسی تشبیہ من بعض الوجوہ تو نص قطعی قرآن مجید میں موجود ہے۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۔ (الکہف ۱۸ : ۱۱۰) — اے پیغمبر تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم۔

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۔ (النساء ۴ : ۱۰۴) — اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں جس طرح تم ہوتے ہو۔

اول میں مقبول کی ایک حالت کو غیر مقبول کی ایک حالت سے اور دوسرے میں غیر مقبول کی ایک حالت کو مقبول کی ایک حالت سے تشبیہ دی ہے۔ البتہ اگر کوئی صرف اس تشبیہ پر اکتفا کر کے وجوہ تفاوت و تفاضل و بیان نہ کرے تو بے شک قبیح ہے۔ لیکن جب اس کا بھی ساتھ ساتھ بیان ہو جیسا قرآن مجید میں مِّثْلُكُمْ کے بعد يُوحَىٰ إِلَيَّ ہے۔ اور تَأْلَمُونَ کے بعد وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ہے۔ اور جیسا کہ تقریر مذکور میں کہ کلام متلاصق و متناسق ہے آپ کا جامع علوم لازمہ نبوت ہونا مصرح ہے یا طرز بیان تفاوت پر دال ہو پھر کیا قباحت ہے اور جب کہ تشبیہ ہی نہ ہو تو شبہ کا کوئی موقع ہی نہیں۔

شق ثالث کے عدم ذکر کا جواب

اور ایک شق یہاں اور محتمل تھی کہ آپ کو عالم الغیب تو کہیں مگر نہ تو بنا بر جمیع علوم غیر متناہیہ کے اور نہ بنا بر مطلق بعض علوم کے تا کہ اشتراک لازم آوے بلکہ بنا بر علوم وافرہ عظیمہ کے جو دوسروں کو حاصل نہیں۔ سو یہ شق یہاں